14234 ـ وضوء میں نیا ایجاد کردہ طریقہ

سوال

جب میں وضوء کرتی ہوں تو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرتی ہوں، اور پھر نیت کرتے ہوئے " میں نے طہارت وضوء کی نیت کی " الفاظ کہتی ہوں، اور یہ الفاظ میں ہر عضو دھوتے وقت کہتی ہوں جس کا دھونا واجب ہے، مجھے علم ہے کہ آپ نے وضوء کرتے وقت کی دعاء بیان کی دی ہے، لیکن میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا آپ کی دعاء کے بدلے میں جو کچھ کہتی ہوں کیا میں اسی طرح کہتی رہوں ؟

اگر آپ میرے اس عمل اور فعل کے مخالف چیز بتائیں گے تو میں آپ کی نصیحت پر عمل کرونگی.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت اس طرح کرے جس طرح مشروع ہے، اور عبادات توقیفی ہوتی ہیں، یعنی ان میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا، اس لیے کسی بھی قسم کی کوئی عبادت بغیر دلیل نہیں کی جاسکتی، اور جو کوئی شخص بھی کسی ایسی چیز پر عمل کرے گا تو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں بتائی تو اس نے اللہ تعالی کے دین میں ایك نئی چیز ایجاد کی جسے بدعت کے نام سے پہچانا جاتا ہے، اور اس کا وہ عمل مردود ہو گا، کیونکہ کسی بھی عمل کے قبول ہونے کی شرطیں ہیں جب تك یہ دونوں شرطیں عمل میں نہ ہو وہ اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول نہیں:

پہلی شرط:

اخلاص: یعنی وہ عمل اللہ تعالی کے لیے خالص ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور انہیں تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ خالصتا اللہ تعالی کی عبادت کریں، اور اسی کے دین کو خالص رکھیں البینۃ.

دوسری شرط:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور متابعت:

يعنى وہ كام نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے طريقہ كے مطابق ہو:

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم تمہيں جو كچھ ديں اسے لے ليا كرو اور جس چيز سے منع كريں اس سے رك جايا كرو الحشر.

چنانچہ عبادات ميں كوئى بھى نئى چيز ايجاد كرنا جائز نہيں جسے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيان نہ كيا ہو، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ كام مردود ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (2697) صحيح مسلم حديث نمبر (1718)

امام ترمذى نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے عرباس بن ساريہ رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث بيان كى ہے، اس ميں ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم ميرى سنت كو لازم پكڑو، اور خلفاء مھديين كے طريقہ كو، اسے مضبوطى كے ساتھ پكڑو، اور نئے نئے امور سے اجتناب كرو، كيونكہ ہر نئى چيز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہى ہے "

سنن ترمذى كتاب السنۃ حديث نمبر (3991) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح سنن ابو داود حديث نمبر (3851) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اس ليے مسلمان شخص كو چاہيے كہ وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى لائى ہوئى شريعت سے تجاوز مت كرے، اور وہى كام كرے جو مشروع ہيں.

صحابہ كرام رضوان اللہ عليہم اجمعين نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے وضوء كا طريقہ بيان كيا ہے، اور كسى ايك صحابى سے بھى يہ منقول نہيں اس ليے جو طريقہ نبى عليہ السلام كا ہے اسى پر عمل كرنا واجب ہے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى نيت كے الفاظ زبان سے ادا كرنے كا مسئلہ بيان كرتے ہوئے كہتے ہيں:

" نيت كے الفاظ زبان سے ادا كرنے مستحب نہيں، كيونكہ يہ بدعت ہے نہ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ايسا منقول ہے، اور نہ ہى كسى ايك صحابى سے، اور نہ ہى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے كسى امتى كو نيت زبان سے كرنے كا حكم ديا، اور نہ ہى كسى مسلمان شخص كو اس كى تعليم دى، اگر يہ مشہور اور مشروع چيز ہوتى تو نبى

کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اس میں اہمال سے کام نہ لیتے، باوجود اس کے کہ امت اس میں ہر دن اور رات مبتلا ہے، بلکہ زبان سے نیت کی ادائیگی تو ناقص عقل اور ناقص دین کی نشانی ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (22 / 231).

اور دوسرے مقام پر اس طرح کہتے ہیں:

لوگوں نے جتنی قسم کی بھی نیت زبان سے کرنا ایجاد کر لیا ہے تکبیر تحریمہ اور تلبیہ سے قبل، اور وضوء و طہارت کرتے وقت، اور باقی سب عبادات میں زبان کے لیے نیت کرنی بدعت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشروع نہیں کیا، اور مشروع عبادات میں جو کچھ بھی زیادہ نئی ایجاد کی جائے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع نہیں کیا وہ بدعت ہے، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبادات ترك کرنے پر مدامت کرتے تھے، تو انہیں بجا لانا اور اس کی مداومت کرنا بدعت و گمراہی ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (22 / 223).

وضوء سے قبل اور بعد میں پڑھی جانے والی دعائیں معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (2165) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چنانچہ مسلمان شخص کو وہ کام نہیں کرنا چاہیے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، اور نہ ہی اس کا حکم دیا ہے، اور دین میں نئی نئی ایجادات کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ دین میں بدعات کی ایجاد اہل کتاب سے مشابہت ہے، مسلمان کو اپنے دین کی تعلیمات حاصل کرنی چاہییں تا کہ وہ بدعات میں نہ پڑ جائے.

واللہ اعلم .